72355 ـ انكشاف ہوا كہ بيوى كے ايك شخص سے ناجائز تعلقات تھے، اب وہ توبہ كر چكى ہے كيا اسے طلاق دے دى جائے

سوال

ميں ايك ديندار گھرانے سے تعلق ركھتا ہوں اور الحمد للہ ايك ديندار گھرانے ميں ہى ميرى شادى ہوئى ميرا سسر داعى دين اور مصلح افراد ميں سے ہے، اور اس كى سارى اولاد حافظ قرآن ہے، مشكل يہ ہے كہ ميرى بيوى ان آخرى ايام ميں بہت بدل چكى ہے، مجھ پر انكشاف ہوا كہ اس كے ايك شخص كے ساتھ ناجائز تعلقات تھے، ابتدا ميں تو ٹيلى فون كے ذريعہ رابطہ ہوا اور پھر كئى ايك ملاقاتيں بھى ہوئيں.

جب سے يہ انكشاف ہوا ہے ميرى بيوى صاحب فراش بن كر رہ گئى ہے اور اس كى نفسياتى حالت بھى خراب ہو چكى ہے، اور وہ اپنے كيے پر نادم ہے، جب ميں نے اس سے بات چيت كى تو اس نے قسم اٹھا كر كہا كہ اس نے زنا كا تو ارتكاب نہيں كيا، بلكہ ملاقات بات چيت كى حد تك ہى رہى ہے، بيوى نے بتايا كہ وہ اس سے دور رہنا چاہتى تھى، ليكن اس شخص نے دھمكى دى اور بليك ميل كيا، اب وہ اپنے كيے پر نادم ہے، اس پر اثرانداز ہونے والے اسباب ميں درج ذيل سبب شامل ہيں:

ـ ميں اپنى بيوى سے بہت ہى كم بات چيت كرنے والا شخص ہوں، اور اس كے جذبات پورے نہيں كرتا.

ـ آخرى ايام ميں ميں اپنے گھر والوں كو رہائش لے كر نہيں دے سكا.

ـ ميں نے بيوى كو مستقل طور پر اس كى رشتہ دار لڑكيوں سے ملاقات دے ركھى تھى، اور مجھے علم نہيں تھا كہ يہ لڑكياں خراب ہيں انہوں نے ميرى بيوى كو بھى اس گندگى ميں دھكيل ديا.

ـ شادى سے قبل ميں نے كچھ كبيرہ گناہوں (مثلا زنا بلكہ اس سے بھى سخت) كا ارتكاب كيا، ميرا خيال ہے كہ اللہ نے مجھے اس كى سزا دى ہے.

ـ آخرى ايام ميں ميرى بيوى كى نفسياتى حالت بہت خراب تھى حالانكہ ايسا كبھى نہيں ہوا، ليكن اب ميں اللہ كو گواہ بنا كر كہتا ہوں كہ وہ اس گناہ سے توبہ كر چكى ہے، وہ روتى رہتى ہے اور تسليم نہيں كرتى كہ يہ كام ہوا ہو، ميرى اس سے اولاد بھى ہے.

ميرا سوال يہ ہے كہ مجھے كيا كرنا چاہيے: كيا ميں اسے طلاق دے دوں، حالانكہ مجھے اس كى توبہ كا يقين بھى ہو چكا ہے اور كيا اس كى توبہ قبول ہو گى ؟

اپنى اولاد كو اس كے ساتھ ركھنا اور دوسرى شادى كرنا ميرے ليے عذاب ہے، كيا ميں اس كا يہ گناہ معاف كر كے اس كے ليے اور اپنے غم و پريشانى سے نجات كى دعا كروں ؟

اور كيا اگر ميں ايسا كر ليتا ہوں تو كہيں ديوث تو نہيں كہلاؤنگا جيسا كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے وصف بيان كيا ہے، گھر تباہى كى طرف جا رہا ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ دونوں نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا اس پر آپ دونوں کی توبہ پر آپ کو مبارکباد دیتے ہیں، کیونکہ توبہ کرنا اللہ سبحانہ و تعالی کا فضل عظیم ہے اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے خود بھی اپنے سب مومن بندوں کو توبہ کرنے کی دعوت دی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے مومنوں تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو سکو النور (31).

آپ دونوں کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندے کی توبہ پر بہت خوش ہوتا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے، جب تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے تو اللہ کو اس بندے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کی سواری کسی بیابان جنگل میں گم ہو جائے جس پر اس کا کھانا پینا اور زاد راہ تھا، وہ اس کے ملنے سے نا امید ہو جائے اور ایك درخت کے نیچے آ کر لیٹ جائے، وہ اپنی سواری سے ناامید ہو چکا ہو اور اچانك اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہو تو وہ سواری کی نکیل پکڑ کر خوشی کی شدت سے یہ کہہ ڈالے:

اے اللہ تم میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں ! اسے خوشی کی شدت میں علم ہی نہ رہے کہ اس نے غلط بات کہہ ڈالی ہے اللہ اس سے بھی زیادہ بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5950) صحیح مسلم حدیث نمبر (2747).

اور آپ دونوں یہ بھی علم رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے توبہ کرنے پر گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

مگر جو کوئی توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیك و صالح اعمال کرے، تو اللہ سبحانہ و تعالی انہیں لوگوں کی برائیاں نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے الفرقان (70).

لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی توبہ صحیح ہو، صحیح توبہ میں درج ذیل شروط کا ہونا ضروری ہے:

پہلی شرط:

فوری طور پر گناہ کو چھوڑ دیا جائے.

دوسری شرط:

اپنے فعل پر نادم ہو.

تیسری شرط:

آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کیا جائے.

دوم:

بلاشك و شبہ آپ کی بیوی نے جو کچھ کیا وہ بہت ہی برا کام تھا، لیکن جب وہ اس کام سے توبہ کر چکی ہے، اور اس کی یہ توبہ اس کی پہلی حالت میں لانے میں اس کی ممد و معاون ثابت ہوگی بلکہ اس سے بھی بہتر حالت ہو جائیگی.

ہم یقینی طور پر تو بالجزم اس کے ساتھ رہنے کا نہیں کہہ سکتے، لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ:

اگر آپ دیکھیں کہ اس نے سچی توبہ کر لی ہے، اور وہ اپنے کیے پر بہت شدید نادم ہے، اور اس کی حالت میں تبدیلی پیدا ہوئی اور وہ اچھی حالت میں آئی ہے، اور اس کی معصیت و گناہ کا آپ پر سلبی اور منفی اثر نہیں پڑیگا، کہ آپ اس میں شك کریں اور بغض رکھیں.

تو ہماری رائے یہی ہے کہ آپ اسے اپنے نکاح میں ہی رکھیں، تا کہ وہ اپنی توبہ کی حفاظت کرے، اور آپ کی اولاد کو ضائع اور تباہ ہونے سے محفوظ کر سکے.

ہمیں امید ہے کہ اس کی حالت ایسی ہی ہوگی یعنی وہ توبہ کے بعد پہلے سے بھی زیادہ نیك و صالح ہوگی، اور امید ہے کہ آپ اسے حسن معاشرت سے اپنے ساتھ رکھیں گے، اور جو کچھ اس سے ہوا اس کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوگا، خاص کر جب آپ یہ بیان کر چکے ہیں کہ آپ سے بھی فحش کام اور معصیت و گناہ کا ارتکاب ہو چکا ہے،

اور پھر آپ نے بھی اللہ کے فضل و کرم سے ان کاموں کے ارتکاب سے توبہ کر لی.

بلاشك و شبہ آپ نے اپنی بیوی کے حقوق میں جو کوتاہی روا رکھی ہے اس کی بنا پر بیوی کی آپ سے نفرت اور گناہ کے ارتکاب میں بہت بڑا دخل ہے، اگرچہ بیوی کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے بارہ میں متنبہ رہیں، اور آپ پر اللہ سبحانہ و تعالی نے بیوی اور بچوں کے جو حقوق واجب کیے ہیں ان کی صحیح طور پر ادائیگی کریں.

اور بیوی کے آپ پر حقوق میں یہ بھی شامل ہے کہ سچی توبہ کرنے میں آپ اس کے ممد و معاون ثابت ہوں، اور آپ اس کی خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کریں، اور ہر قسم کی برائی اور غلط کام سے اسے بچا کر محفوظ رکھیں، اور آپ کے لي جائز نہیں کہ بیوی کو ایسے افراد سے ملنے کی اجازت دیں جو اسے خراب اور گمراہ کرنے کا باعث بنیں، چاہے وہ اس کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں.

کیونکہ آپ اپنے گھر اور بیوی بچوں کے نگران و حاکم ہیں، اللہ سبحانہ و تعالی نے روز قیامت آپ سے اس ذمہ داری کے بارہ میں دریافت کرنا ہے، کہ آیا آپ نے اللہ کا واجب کردہ حق ادا کیا تھا یا نہین.

ہماری رائے تو یہی ہے کہ آپ اپنی بیوی کی معصیت و نافرمانی کی پردہ پوشی کریں، اور آپ اس کی توبہ پر اس کا شکریہ ادا کریں اور اس کی توبہ کو سراہیں، اور اسے اپنے ساتھ اپنے نکاح میں ہی رکھیں.

بیوی کی توبہ و استغفار کے بعد اسے اپنے ساتھ نکاح میں رکھنا دیوثیت نہیں ہے، بلکہ دیوثیت تو یہ ہے کہ بیوی توبہ نہ کرے اور اپنے فحش کاموں پر مصر ہو، اور حرام تعلقات قائم رکھے اور آپ اس پر خاموش ہو جائیں، ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ کی بیوی اس سے سچی اور خالص توبہ کر چکی ہے.

واللہ اعلم .